بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا کی اہمیت وآداب

جمع وترتیب

محمد عبید اللہ خان قاسمی

بزم خطباء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا، مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ نَبِیَّنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا، اَمَّا بَعۡدُ:

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم:

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ۔ (البقرۃ:۱۸۶)

ترجمہ: ”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے پس انہیں چاہیے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں۔“

اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ۔ (الأعراف:۵۵)

ترجمہ: ”تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا“

عَنۡ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا۔ يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ۔ يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ۔ يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ)

ترجمہ: ”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو!

میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی جوہر) ہے۔“

تمہید

انسان جب رحم مادر میں نطفہ کی شکل میں قرار پاتا ہے اسی وقت سے وہ حاجتوں اور ضرورتوں کا غلام بن جاتا ہے اور اس کی ضرورتوں اور حاجتوں کا یہ لامتناہی سلسلہ اس کی زندگی کی آخری سانس تک ختم نہیں ہوتا، وہ مرنے کے بعد بھی دوسروں کا محتاج ہوتا ہے، اس کی محتاجی اور ضرورت مندی کبھی ختم نہیں ہوتی، ویسے تو انسان دنیا میں آنے کے بعد قدم قدم پر اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں کا بھی ضرورت مند ہوتا ہے؛ لیکن سب سے زیادہ ضرورت مند وہ اپنے خالق حقیقی کا ہوتا ہے، زندگی میں اسے بے شمار ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں کوئی دوسرا انسان اس کی ذرا بھی مدد نہیں کرسکتا، دنیا کے سارے وسائل و ذرائع جواب دے جاتے ہیں اپنے بھی بے گانے ہو جاتے ہیں، وہ لوگ بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیشہ اور ہر حال میں نصرت و امداد کا، متاع زیست لٹانے کا اور ضرورت پڑنے پر جان تک نچھاور کر دینے کا دم بھرتے رہتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر انسانی زندگی میں ایسا وقت بھی آتا ہے جب بقول شاعر:

وقت انسان پہ ایسا بھی کبھی آتا ہے
راہ میں چھوڑ کے سایہ بھی چلا جاتا ہے

ایسے میں اس کی امیدوں کا چراغ، آرزوؤں کا محل، تمناؤں کی کرن صرف ایک رہ جاتی ہے اور وہ ہوتی ہے ربِّ کائنات کی ذات کریم۔ ہاں وہی ذات باقی رہ جاتی ہے جو انسان کو کبھی تنہا اور بے سہارا نہیں چھوڑتی، پوری دنیا سے مایوس ہو کر جب کوئی بے چارہ، بے بس، لاچار، مجبور و مقہور، ستم رسیدہ اور کمزور و لاغر بندہ اسے پکارتا ہے تو وہ ذات فوراً اس کی چارہ جوئی کرتی ہے، اس کے دکھوں کا مداوا کرتی ہے، اس کے غموں کو ہلکا کرتی ہے، وہ جو کچھ مانگتا ہے دیتی ہے اور جو آرزو کرتا ہے پوری کرتی ہے، بے شک وہ ذات ہے ربِّ کائنات کی، وہ ذات ہے وحدہٗ لاشریک کی، جو ہر حال میں، ہر وقت اپنے بندوں کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے اور ستم رسیدہ افراد کی فریاد سنتی ہے اور اسے پورا بھی کرتی ہے۔ وہ ذات ہے ہی ایسی جس کے درِ اقدس سے کبھی کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ بس اسے پکار کر دیکھ تو لو!

دنیا کی تمام مخلوقات خواہ وہ جاندار ہوں یا بے جان، زبان رکھتی ہوں یا بے زبان ہوں، اپنے تمام معاملات میں اپنے رب کی

محتاج ہوتی ہیں۔فوائد کے حصول میں، مصائب وآلام سے نجات پانے میں، اپنے دین وایمان کی اصلاح اور اپنی دنیا کی بہتری کے لیے، الغرض ہر ایک معاملہ میں تمام مخلوقات اپنے ربِّ کریم کی سراپا محتاج ہوتی ہیں، اور اپنی محتاجگی میں، اپنی ضرورت خیزی میں، اپنی حاجت مندی میں جب کوئی مخلوق اپنے رب کو پکارتی ہے تو درحقیقت وہ اپنی عبدیت کا اظہار کرتی ہے اور یہی عبدیت کا اظہار انسانیت کی معراج ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو بہت پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے اسی سے اپنی حاجات وضروریات کی تکمیل کا سامان مانگیں۔ (دعا؛ اہمیت، آداب اور قبولیت کی شرطیں)

دعا کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں

دعا کی اہمیت کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں اپنے بندوں کو نہ صرف دُعا مانگنے کی تعلیم دی ہے بلکہ دعا مانگنے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔اھدنا الصراط المستقیم۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ، اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (البقرۃ:۱۸۶) ”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں۔“

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔(آل عمران:۳۸)
”اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے“

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔(الأعراف:۵۵)
”تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا“

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ۚ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۚ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔(ابراھیم: ۳۹) ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام دو فرزند) عطا فرمائے، بے شک میرا رب دعا خوب سننے والا ہے، اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے“

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ (النمل:۶۲) ”وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں وارث وجانشین بناتا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۔(غافر:۶۰) ”اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی

سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہوکر داخل ہوں گے۔

دعا کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہ صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے، بلکہ اس کے فضائل اور آداب بھی بیان فرمائے ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ : يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا۔ يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ۔ يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ۔ يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ۔ (مسلم)

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔“

عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ : اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔ (مُسلم: ۲۶۷۸) ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دیدے، کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ (ترمذی: ۳۳۷۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی جوہر) ہے۔“

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ۔ (ترمذی: ۲۱۳۹) ”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرسکتی۔“

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ. ثُمَّ قَرَأَ: {وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ، إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ} (غافر: ۶۰) ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: {اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے}۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ. (ترمذی: ۳۳۷۰) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم ومکرم نہیں ہے۔''

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (ترمذی: ۳۵۴۰)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور (قبولیت کی) اُمید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقینا میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ادْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ. (ترمذی: ۳۴۷۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔''

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ. (ترمذی: ۳۵۴۸)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس

کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مزید فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اُتری۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔‘‘

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ۔ (ترمذی: ۳۵۵۶)

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے۔ وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس لوٹا دے۔‘‘

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔ (ترمذی: ۳۳۸۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔‘‘

قرآن وحدیث سے جہاں دُعا کی اہمیت وفضیلت اور پسندیدگی معلوم ہوتی ہے، وہیں احادیث میں دُعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بھی وعید آئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عزوجل يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔ (ترمذی: ۳۳۷۳) ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔‘‘

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ۔ (ابو داؤد: ۱۵۳۶)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے: ایک باپ کی دعا (اپنی اولاد کے لئے)، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا (ہمیشہ قبول ہوتی ہیں)۔‘‘

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا۔ قَالُوا: إِذًا نُكْثِرُ۔ قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۱۷۰)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کوئی بھی دعا کرتا ہے بشرطیکہ

جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے: یا تو اس کی دعا کو جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (سے زیادہ قبول کرتا) ہے۔"

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَيُدِرُّ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ. تَدْعُوْنَ اللهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ. فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ.

(رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى: ۳/۳۴۶) "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔"

عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَيُعْرِضُ عَنْهُ. ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: أَبَى عَبْدِي أَنْ يَدْعُوَ غَيْرِي يَدْعُوْنِي فَأُعْرِضَ عَنْهُ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ: ۲۱

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ پھر پکارتا ہے، اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا۔ وہ مجھے ہی پکارتا رہا حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر (کہتا ہوں) کہ میں نے اس کی دعا قبول فرمالی۔"

دُعا کے چند اہم آداب

پہلے اپنے دل کو اخلاص عمل اور اخلاص نیت کی ضیا سے منور کرنا، خلوص وصفا اپنے دل میں جگانا۔ کیوں کہ اس کے بغیر دعائیں مجنوں کی بڑ، دیوانوں کے خواب کے سوا کچھ بھی نہیں، ربِّ کائنات خود اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. (غافر: 14) "تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔"

یعنی اگر دعا کی قبولیت کا مزا چکھنا ہے، دعا کی قبولیت کی بھینی بھینی خوشبو سے اپنی حیاتِ مستعار کے مشامِ جاں کو معطر کرنا ہے، تو پہلے توحید کو اللہ کے لیے خالص کر لو، ہر آمیزش سے بالکل پاک، ورنہ دعائیں کرتے جاؤ گے اور میں ان سنی کرتا جاؤں گا۔

دعا چونکہ ایک اہم عبادت ہے، اس لئے اس کے آداب بھی قابل لحاظ ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کے بارے میں کچھ ہدایات دی ہیں، دعا کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ ان کا خیال رکھے، احادیث میں دعا کے لیے مندرجہ ذیل آداب کی تعلیم فرمائی گئی ہے، جن کو ملحوظ رکھ کر دُعا کرنا بلاشبہ قبولیت کی علامت ہے، لیکن اگر کوئی شخص کسی وقت بعض آداب کو جمع نہ کر سکے تو ایسا نہ کرے

کہ دُعا ہی کو چھوڑ دے، دعا ان شاء اللہ ہر حال میں مفید ہے۔ آداب دعا میں بعض کو رکن یا شرط یا واجب کا درجہ حاصل ہے، جبکہ کچھ چیزیں مستحبات دعا کے زمرہ میں آتی ہیں اور کچھ چیزیں وہ ہیں جن سے دعا کے موقع پر منع کیا گیا ہے، جو منہیات ومکروہات دُعا کہلاتی ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دُعا کرنا، یعنی یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری ضرورتوں کو پوری کرنے والا ہے، ارشاد باری ہے: تم لوگ اللہ کو خالص اعتقاد کر کے پکارو۔ (سورۃ المؤمن: ۱۴)

دعا کے قبول ہونے کی پوری اُمید رکھنا اور یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ بلاشبہ قبول کرے گا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے اس طرح دُعا کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ (ترمذی)

دعا کے وقت دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف حاضر اور متوجہ رکھنا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس بندہ کی دُعا قبول نہیں کرتا جو صرف اوپری دل سے اور توجہ کے بغیر دُعا کرتا ہے۔ (ترمذی)

”مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دعا کر رہا تھا اور گڑگڑا رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الٰہی! اگر میرے پاس اس کی حاجت ہوتی تو میں پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ مجھے پکارتا ہے اور اس کا دل اپنی بکریوں کے پاس ہے اور میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے کہہ دی پھر اس نے خالص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعا کی اور اس کی دعا قبول ہوئی۔“

غرضیکہ دُعا کے وقت جس قدر ممکن ہو حضور قلب کی کوشش کرے اور خشوع وخضوع اور سکون قلب ورقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔

دعا کرنے والے کی غذا اور لباس حلال کمائی سے ہونا، حرام سے بچنا اس لیے کہ اگر کھانا پینا حرام کا ہو، پہننا حرام کا ہو اور جسم کا گوشت اور اعضاء حرام کمائی کھا کھا کر فربہ ہوں، پلے بڑھے ہوں تو پھر اپنی دعاؤں کی قبولیت کی امید وآرزو نہیں ہونی چاہیے۔ کیوں کہ رسولِ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ لوگو! اللہ تعالیٰ خود پاکیزہ ہے اور پاکیزہ اشیاء کو ہی قبول کرتا ہے۔ اللہ نے تمام مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے انبیاء ورسل کو دیا تھا۔ یعنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔ (البقرۃ: 172) ”اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی لمبے سفر پر روانہ ہوتا ہے اور اس کے بال پراگندہ اور قدم گرد آلود ہوتے ہیں، وہ اسی حال میں آسمان کی طرف ہاتھوں کو اٹھا کر گڑگڑاتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اس کے جسم میں جانے والی غذائیں حرام کی، پھر بھلا اس کی دعائیں قبول ہوں بھی تو کس بنا پر؟ (صحیح مسلم)

لہٰذا حرام کھانے سے بچنا چاہیے، کیوں کہ یہ حرام کا کھانا دعاؤں کو بے اثر بنا دیتا ہے۔

دُعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی دُعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی وثنا سے دُعا کا آغاز کرے پھر مجھ پر درود بھیجے، پھر جو چاہے مانگے۔ (ترمذی) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے یعنی درجۂ قبولیت کو نہیں پہنچتی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

دعا کے وقت گناہ کا اقرار کرنا، یعنی پہلے گناہ سے باہر نکلنا، اس پر ندامت کرنا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا۔

دعا آہستہ اور پست آواز سے کرنا یعنی دعا میں آواز بلند نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم لوگ اپنے پروردگار سے دُعا کیا کرو گڑگڑا کر اور آہستہ۔ (سورۃ الاعراف: ۵۵) (البتہ اجتماعی دعا تھوڑی آواز کے ساتھ کریں)۔

دعا کے چند مستحبات

دعا سے پہلے کوئی نیک کام مثلاً نماز، روزہ اور صدقہ وغیرہ کا اہتمام کرنا۔

قبلہ کی طرف رُخ کرکے دوزانو ہو کر بیٹھنا اور دونوں ہاتھوں کا مونڈھوں تک اس طرح اُٹھانا کہ ہاتھ ملے رہیں اور انگلیاں بھی ملی ہوں اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ ذکر کرکے دعا کرنا۔

اس بات کی کوشش کرنا کہ دُعا دل سے نکلے۔

دُعا میں اپنے خالق ومالک کے سامنے گڑگڑانا، یعنی رو رو کر دعائیں مانگنا یا کم از کم رونے کی صورت بنانا۔

دعا کو تین تین مرتبہ مانگنا۔

دُعا کے وہ الفاظ اختیار کرنا جو قرآن کریم میں آئے ہیں یا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کیونکہ جو دُعائیں قرآن کریم میں آئی ہیں ان کے الفاظ خود قبولیت کی دلیل ہیں اور احادیث میں بھی ان کی فضیلت مذکور ہے اور جو دُعائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہیں وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو پیاری ہونگی۔

تمام چھوٹی اور بڑی حاجتیں سب اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا۔

نماز کے بعد اور بالخصوص فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا۔

دعا کرانے والا اور ساتھ میں دعا کرنے والے کا دعا کے بعد آمین کہنا، اور اخیر میں دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیر لینا۔

منہیاتِ ومکروہاتِ دعا

دعا کے وقت اسباب کی طرف نظر نہ ہو بلکہ اسباب وتدابیر سے قطع تعلق ہو کر مسبب الاسباب کی ذات پر یقین رکھنا۔

دعا میں حد سے تجاوز کرنا غلط ہے، یعنی کسی ایسے امر کی دعا نہ کرنا جو شرعاً یا عادۃً محال ہو یا جو بات پہلے ہی طے ہو چکی ہو مثلاً یوں نہ کہے کہ فلاں مردہ کو زندہ کر دے یا عورت یہ دُعا کرے کہ مجھے مرد بنا دے، ایسی دعا ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

دعا میں کسی قسم کا تکلف یا قافیہ بندی نہ کرے کیونکہ یہ امر حضورِ قلب سے باز رکھتا ہے اور اگر خود بخود بمقتضائے طبیعت قافیہ بندی ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

اپنی جان مال اور اولاد کے لئے بددعا نہ کرے، ممکن ہے کہ قبولیت کی ساعت میں یہ بددعا نکلے اور بعد قبولیت پشیمانی اٹھانی پڑے۔

دعا کی عدم قبولیت پر مایوس ہو کر دعا کرنا نہ چھوڑنا بلکہ حتی الامکان پر امید رہنا اور دعا قبول ہو یا نہ ہو اپنے مالک کے روبرو ہاتھ پھیلاتے رہنا، عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو رحم آ جائے اور دعا قبول ہو جائے۔

قبولیت دعا کے بعض اوقات وحالات

یوں تو دعا ہر وقت قبول ہو سکتی ہے، مگر کچھ اوقات وحالات ایسے ہیں جن میں دعا کے قبول ہونے کی توقع زیادہ ہے، اس لئے ان اوقات وحالات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے:

شب قدر یعنی رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کی راتیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ماہ رمضان المبارک کے تمام دن ورات، اور عید الفطر کی رات۔

عرفہ کا دن (۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک)۔ (ترمذی)

مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سے طلوعِ آفتاب سے پہلے تک۔

جمعہ کی رات اور دن۔ (ترمذی، نسائی)

آدھی رات کے بعد سے صبح صادق تک۔

ساعت جمعہ۔ احادیث میں ہے کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ (بخاری ومسلم) مگر اس گھڑی کی تعیین میں روایات اور علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ روایات اور اقوال صحابہؓ وتابعین سے دو وقتوں کی ترجیح ثابت ہے، اوّل امام کے خطبہ کے لئے ممبر پر جانے سے لے کر نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک (مسلم)، خاص کر دونوں خطبوں کے درمیان کا وقت۔ خطبہ کے درمیان زبان سے دعا نہ کریں، البتہ دل میں دعا مانگیں، اسی طرح خطیب خطبہ میں جو دعائیں کرتا ہے ان پر بھی دل ہی دل میں آمین کہہ لیں۔ قبولیت دعا کا دوسرا وقت جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ (ترمذی)

اذان واقامت کے درمیان۔ (ترمذی)

فرض نماز کے بعد۔ (نسائی)

سجدہ کی حالت میں۔ (مسلم)

تلاوت قرآن کے بعد۔(ترمذی)

آب زم زم پینے کے بعد۔(مستدرک حاکم)

جہاد میں عین لڑائی کے وقت۔(ابوداؤد)

مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔(صحاح ستہ)

بارش کے وقت۔(ابوداؤد)

بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے وقت۔(ترمذی)

دعا قبول ہونے کے چند اہم مقامات:

یوں تو دُعا ہر جگہ قبول ہوسکتی ہے،مگر کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں دعا کے قبول ہونے کی توقع زیادہ ہے۔

طواف کرتے وقت۔

ملتزم پر چمٹ کر۔(ملتزم اس جگہ کو کہتے ہیں جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان ہے،ملتزم عربی میں چمٹنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے؛چونکہ اس جگہ چمٹ کر دُعا کی جاتی ہے اس لئے اس کو ملتزم کہتے ہیں)۔

حطیم میں خاص کر میزاب رحمت کے نیچے۔

بیت اللہ شریف کے اندر۔

صفا مروہ پر،اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت۔

مقام ابراہیم کے پیچھے۔

مشاعر مقدسہ(عرفات،مزدلفہ اور منی)میں۔

جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کی رمی کرنے کے بعد وہاں سے ذرا دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر۔

مستجاب الدعوات بندے

وہ حضرات جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور احادیث میں جن کی دُعاؤں کے قبول ہونے کی بشارت دی گئی ہے:

مظلوم کی دعا یعنی ایسا شخص جس پر کسی طرح کا ظلم ہوا ہو۔(بخاری ومسلم)

مضطر یعنی مصیبت زدہ کی دعا۔(بخاری ومسلم)

والدین کی دُعائیں اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے،لہذا ہمیشہ ان کی دُعائیں لیتے رہنا چاہئے اور اُن کی بددعا سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔(مسلم)

اسی طرح وہ اولاد جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور دل وجان سے ان کی خدمت کرے ان کی دُعاؤں میں بھی شانِ

بزم خطباء ایک ٹیلیگرام چینل ہے،جس میں خطباء کے لیے مواد مہیا کیا جاتا ہے،اپنے دوست احباب کو شامل فرمائیں۔

قبولیت پیدا ہوجاتی ہے۔

مسافر یعنی جو اپنے گھر بار اہل وعیال سے دور ہو، مسافر چونکہ اپنے مقام سے دور ہوتا ہے، آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے، جب اپنی مجبوری اور حاجت مندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا اخلاص سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور صدق دل سے نکلنے کی وجہ سے قبول ہوتی ہے۔(ابوداؤد)

افطار کے وقت روزہ دار کی دعا کیونکہ یہ وقت لمبی بھوک پیاس کے بعد کھانے پینے کے لئے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے، چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بھوک پیاس برداشت کی ہے اس لئے روزہ کے اختتام پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دُعا کرے تو ضرور قبول کی جائے۔(ترمذی)

ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے لئے غائبانہ دعا بھی مقبول ہے، اپنے لئے تو سب دعا کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنی چاہیئے، خواہ کوئی دعا کے لئے کہے یا نہ کہے، دوسروں کے لئے دعا کرتے رہیں کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد از جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی غائب کے لئے ہو۔(ترمذی) کیونکہ یہ دعا ریاکاری سے پاک ہوتی ہے، محض خلوص اور محبت کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور اس میں اخلاص بھی زیادہ ہوتا ہے۔ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کی غیر حاضری میں کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دُعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ (بھائی کے حق میں تو نے جو دعا کی ہے) تیرے لئے بھی اس جیسی نعمت ودولت کی خوشخبری ہے۔(مسلم)

حجاج ومعتمرین کی دُعا، جو شخص حج یا عمرہ کے سفر پر نکلا ہو اس کی دعا قبول ہونے کا وعدہ حدیث میں ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج وعمرہ کے مسافر بارگاہ الٰہی کے خصوصی مہمان ہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں تو قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرمادے۔(ابن ماجہ ونسائی)

مریض اور مجاہد فی سبیل اللہ کی دعا، احادیث سے ثابت ہے کہ مریض جب تک شفایاب نہ ہو اور مجاہد جب تک واپس نہ ہو ان کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لئے کہو۔(ابن ماجہ) مجاہد فی سبیل اللہ، اللہ کے راستہ میں اپنی جان ومال کی قربانی دینے کے لئے نکل کھڑا ہوا تو جب مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

دُعا قبول ہونے کی علامت

دعا قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ دعا مانگتے وقت اپنے گناہوں کو یاد کرنا، اللہ کا خوف طاری ہونا، بے اختیار رونا آجانا، بدن کے روئیں کھڑے ہوجانا، اس کے بعد اطمینان قلب اور ایک قسم کی فرحت محسوس ہونا، بدن ہلکا معلوم ہونے لگنا، گویا کندھوں پر سے کسی نے بوجھ اُتار لیا ہو۔جب ایسی حالت پیدا ہو تو اللہ کی طرف خشوع قلب کے ساتھ متوجہ ہو کر اس کی خوب حمد وثنا اور درود کے بعد اپنے لئے، اپنے والدین، رشتہ داروں، اساتذہ اور مسلمانوں کے لئے گڑگڑا کر دُعا کریں۔انشاء اللہ اس کیفیت کے ساتھ کی جانے والی دعا

ضرور قبول ہوگی۔دعا کی قبولیت میں جلدی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ دعا کی قبولیت کا
وقت معین ہے اور نا اُمید بھی نہیں ہونا چاہئے اور یوں نہیں کہنا چاہئے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہ ہوئی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناامید ہونا مسلمان کا شیوہ نہیں۔دعا کی قبولیت میں اللہ تعالیٰ کبھی کبھی مطلوب سے بہتر کوئی دوسری شی ء انسان کو عطا فرماتا ہے، یا کوئی آنے والی مصیبت دور کردیتا ہے۔(دُعا مؤمن کا عظیم ہتھیار، مولانا نجیب قاسمی سنبھلی)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دعا مظہر عبدیت اور ایک اہم عبادت ہے۔دعا مضطرب قلوب کے لئے سامان سکون، گمراہوں کے لئے ذریعۂ ہدایت، متقیوں کے لئے قرب الٰہی کا وسیلہ اور گناہگاروں کے لئے اللہ کی بخشش ومغفرت کی بادِ بہار ہے۔اس لئے ہمیں دُعا میں ہرگز کاہلی وسستی نہیں کرنی چاہئے، یہ بڑی محرومی کی بات ہے کہ ہم دشمنوں سے نجات اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر وہ نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے (یعنی دعا)، اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس اہم اور مہتم بالشان عبادت کے ارکان وشرائط وواجبات ومستحبات کے ساتھ اور منہیات ومکروہات سے بچتے ہوئے اپنے خالق ومالک کے سامنے وقتاً فوقتاً خوب دعائیں کریں۔

أقول قولی هذا واستغفر الله لی ولکم ولسائر المسلمین، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحیم۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

بزم خطباء ٹیلیگرام چینل میں شامل ہونے کے لیے ٹیلیگرام کے تلاش کے خانہ میں لکھیں

@bazmekhateeb

اور شامل ہوجائیں

نوٹ: اس مواد کو تیار کرنے میں مختلف اہل علم کے مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔